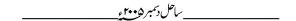
بھارتی سیکولرازم کاچپرہ: مسلمان اکثریتی فرقہ ہیں بھارت میں ہندواقلیتی فرقہ ہیں علی گڑھ مسلم یو نیورٹی ایک منسوخ کردیا گیا

الد آباد ہائی کورٹ نے اپ فیصلے کے ذریعے علی گڑھ سلم یو نیورٹی کی مسلم اقلیتی تعلیمی ادارے کی حثیت کو منسوخ کردیا ہے عدالت عالیہ نے اپ فیصلے میں لکھا ہے کہ علی گڑھ یو نیورٹی آئین کی دفعہ ۳۰ کی حثیت مسلم اقلیتی یو نیورٹی کہلا نے کی مستحق نہیں البذاعلی گڑھ یو نیورٹی کی پچپاس فی صدنشتوں کو مسلمان طالب علموں کے لیے خصوص کرنے کا قانون آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ جے منسوخ کیا جاتا ہے۔ ایم اے او کالج کو ۱۹۲۰ء میں علی گڑھ سلم یو نیورٹی میں تبدیل کردیا گیا تھا ۱۹۸۱ء میں اندرا گاندھی کے دور حکومت میں بھارتی لوک سجانے علی گڑھ کو نیورٹی ایکٹ منظور کیا جس کے نتیج میں ۵ فی صدنشتیں مسلمانوں کے لیے مختص کردی گئیں لیکن اس ایک کو آئین کے خلاف تصور کرتے ہوئے عدالت میں چیلنج گیا تھا۔

عدالت عالیہ اله آباد نے اپنے فیصلے کی بنیاد سپریم کورٹ کے اس فیصلے پررکھی جوعزیز پاشا بنام یونین اف انڈیا کے تاریخی مقدمے میں دیا گیا تھا عدالت عظمی کا یہ فیصلہ دوسوالات سے بحث کرتا ہے پہلا سوال میر کہ آیا مسلمان ہندووں کے مقابلے میں کیا بھارت میں ایک ندہجی اقلیت ہیں کیوں کہ ہندووں کو ندہجی اکثریت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

"Are Muslims in India a religious minority in contradiction to Hindus who are considered a majority community".

دوسراسوال بیتھا کہ کیا سرسیدا حمد خان علی گڑھ مسلم یو نیورٹی کے بانی تھے Was sir Syed A Khan the founder of Aligarh Muslim



Composed by Sajida

ساحل بین [۴۰] ذیعقد ه ۲ ۲ م اچ

University.

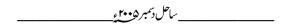
عدالت عظمی نے پہلے سوال پر خور وفکر کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کی گروہ کے نہ ہی تشخص کا انتھار دوامور پر ہے اول بید کہ کسی ما فوق الفطرت ہت پر یقین عقیدہ دوم ہا جی تعلقات کا کثیر الجہات نظام ۔ ان اصولوں کی بنیاد پر جب ہم مسلم اقلیت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے تمام گروہوں میں ما فوق الفطرت ہت کا عقیدہ متحداور مشترک ہے اور کوئی گروہ اس عقید ہے میں منتقرق نہیں اس کے برعکس ہندو طبقاتی و نبلی نظام میں تقسیم ہیں اور ہر sact و sact محدود اقلیت کے طور پر موجود ہے لہذا ہندوستان میں مسلمان فول سے عاری ہیں الہذا ہندو ہو بے شار گروہوں میں منتقسم ہیں ایک اس منطق کے تحت مسلمان بھارت میں اکثر ہی فرقہ ہیں جبکہ ہندو جو بے شار گروہوں میں منتقسم ہیں ایک اقلیتی فرقوں کود یے اقلیتی فرقوں کود یے اقلیتی فرقوں کود یے گئے تحفظ کا فائدہ اٹھانے کے حق دار نہیں ہیں۔

جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے علی گڑھ مسلم یو نیورٹی کولوک سجا کے قانون کے تحت یو نیورٹی میں تبدیل کیا گیا۔ پارلیمنٹ پورے ملک کی نمائندگی کرتی ہے عدالت اس نتیجے پر پینچی ہے کہ نہ تو مسلمان اقلیتی فرقہ ہیں نہ ہی انھوں نے علی گڑھ مسلم یو نیورٹی بنائی للہٰذاعلی گڑھ یو نیورٹی مسلم اقلیتی تعلیمی ادارہ کہلانے کا مستحق نہیں للہٰذااس ادارے میں مسلمانوں کے لیے پچاس فی صد شستیں مختص کرنے کا قانون آئین کی خلاف ورزی ہے۔

As for the first question the Supreme Court held that hie religious identity of a community is based on two ingredients-one, belief in some supernatural power and two the multi-dimensional system of social relations. About Muslims, the court concluded, their beliefs are common and quite homogenous whereas Hindus are divided along caste system and sectarian lines and hence every caste and sect is in a minority.

Thus, the judges of the Supreme Court declared that while the Muslims in India are a homogenous community, the Hindus are not. According to this logic, the Muslims are a majority community and the Hindus, since they consist of several communities, are a minority. So since Muslims are a majority group, according to this logic, they cannot enjoy a minority stauts as stipulated in Article 30 of the constitution.

And for the second question if it was Sir Syed Ahmad Khan who had

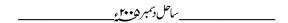


_____ ساحل اکیس[۲۱] ذیعقد ه۲ ۲مماهی

established the Aligarh Muslim University the court observed that the MAO College was transformed into a univiersity through an act of parliment and that parliment represented the whole country. As such the court arrived at the conclusion that neither the Muslims were a minority community nor did they establish the AMU and hence the latter is not a minority institution under the Indian consitution and that the 50 per cent quota for the Muslims is unconstitutional.

عدالت عظمیٰ بھارت کی بیہ منطق تاریخی علمی و تحقیقی طور پرنا قابل قبول، نہا ہت مصحکہ خیز اور تاریخی حقائق کے انکار پر بنی ہے بیا کہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان ہندوستان میں اقلیت ہیں اور مختلف گروہوں میں بیٹ شختی ہیں بیدرست ہے کہ ان گروہوں میں بے شار فدہبی نظریات کیساں ہیں کیکن بعض امور میں بی خیاں نیدو فرقوں کا ہے لہذا مسلمانوں کے فرقوں کو میں بیدفرقے ایک دوسرے سے منفرد ہیں یہی حال ہندو فرقوں کا ہے لہذا مسلمانوں کے فرقوں کو Homogenious قرار دے کر انھیں اکثری فرقہ قرار دینا محض سیکولرازم کا ہی کمال ہے عدالت عظمیٰ نے ایک بے بنیاد فیصلہ کر کے ہندوستان کے تمام مکا تب فکر کے مورخین کی صدیوں پر مشتمل تحقیق کورد کر کے ایک طوفان کھڑا کر دیا ہے۔

بھارت میں اس فیصلے پر شدیدا حتاج ہور ہا ہے اصغ علی انجینئر جیسے سیکولرمفکرین بھی اس فیصلے پر شدید جمرت کا اظہار کررہے ہیں اپنے ایک مضمون میں اصغ علی انجینئر نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے بنے قانون کے تحت علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی کے تاریخی ثقافتی ورثے کا شخط کیا جائے لیکن اس مطالبے کے ساتھ ساتھ اصغ علی انجینئر نے بھارت کے مسلمانوں کو ایک زبر دست چرکا بھی لگایا ہے ان کے حیال میں'' بھارتی مسلمانوں کی اکثریت نچلے درجے کے ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ جھوں نے اسلام قبول کر لیا ان کے مابین اس طرح کے نضادات نہیں تھے جس طرح ہندو ذاتوں میں تھے مسلمان رہنماؤں اور کارکنوں کی اکثریت انہی نچلے درجے کے لوگوں پر مشتمل ہے جواقلیتوں کے لیختی فو اکدسے فیض یاب ہونا کارکنوں کی اکثریت انہی نجلے درجے کے لوگوں پر مشتمل ہے جواقلیتوں کے لیختی فو اکدسے فیض یاب ہونا کارکنوں کی اکثریت انہی نہوں ہوئے گڑھ کی نشتیں مسلمان کی نوے فی صد تعداد دلت ہے بمشکل حضی فی صد تعداد دلت ہے بمشکل دی فی صد تعداد دلت ہے بمشکل کے در فی صد تعداد دلت ہے بمشکل کی علی سنہ ہرے مشتقبل کی تلاش کے لیے پاکستان بھرت کرچی ہے اور ہندوستان میں صرف کچلے لیے ہوئے ، لیما ندہ ، در ما ندہ ، غریب اور کنگلے مسلم طبقات رہ گئے جشیں عموماً نمین ذاتیں کہا جاتا ہے ان کمینی ذاتوں نے بھرت کا فیصلہ نہیں کیا اور اپنی خط کے بیدائش چھوڑ نے برآمادہ فیصل موے للبذا ہے کمین ذاتیں ان فوائد کی حقدار ہیں جو کہ نئی کی فعہ سام طبقات رہ گئے بدائش چھوڑ نے برآمادہ فریس ہوے للبذا ہے کمین ذاتیں ان فوائدگی حقدار ہیں جو کہ نئین کی فعہ سام طبقات ہیں جو گئیرن کی بیدائش چھوڑ نے برآمادہ فریس ہوے للبذا ہے کمین ذاتیں ان فوائدگی حقدار ہیں جو کہ نئین کی فعہ سام طبقات ہے بدائش کی دور کانوں کیا گئیں کیا دور کیا کو کو کیا گئیں کیا دور کیا کہ خوائیں کیا کو کو کیا گئیں کیا دور کیا کیا گئیں کیا دور کیا کی کیا گئیں کیا دور کیا کو کو کہ کئیں کیا دور کیا کو کو کہ کئیں کیا گئیرن کیا گئیں کیا تور کیا گئیں کیا گئیں کیا کہ کو کیا گئیں کیا



ساحل بائیس[۲۲] ذیعقد ۱۵ <u>۲۳ مے</u> کتحت مذہبی افلیتوں کو دیے گئے ہیں ۔اصغ^ملی انجینئر کے کچو کے انہی کی زبان میں پڑھیے :

Indian Muslims, most of whom were, in fact, converts from low caste Hindus, had retained their caste identites although untouchability was not as severe among them as it was among Hindus. Many Muslim leaders and activists belonging to lower castes are now engaged in efforts to avail the benefits of reservations on caste basis.

It is strange that the left, which has always been sympathetic to the plight of the Muslim minority, favours abolition of the religiousbased reservations instead of using its influence to ensure their availability to low-caste Muslims.

The fact is that an overwhelming majority of the Muslims in India belongs to the dalit categories Hardly 10 per cent of the Muslims constitute the Ashraf category. Most of the latter had already migrated to Pakistan in 1947 in search of greener pastures and it is the poor and backward caste Muslims formerly known as *Kameen zatain* (i.e. low caste Muslims) who decided not to migrate and remained in the country of their birth. They deserve the benefits that come with reservations to have a better life.

اصغرعلی انجینئر نے ایک ہی سانس میں ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو کمین ذاتوں پر مشتمل قرار دیا ہے مولا ناابوالکلام آزاد ہولا ناحفظ الرحمٰن سیو ہاروگ ،مولا ناحسین احمد مد فی اور آزادی کے بے شارمسلم رہنماؤں کی روحوں کواس بیان سے جو تکلیف پنچی ہوگی اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے یہ بھارت کا اصل چہرہ ہے اسی کا نام سیکولرازم ہے متحدہ قومیت کے علمبردار مخلص اور مجاہد علاء کواپنی اجتہادی علطی کا احساس بچاس برس بعد ہوگیا ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ علیحدہ قومیت کے حامی ان علاء کو بھی اپنی غلطیوں کا احساس کرنا چیا ہیء بخصوں نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر مطالبہ پاکستان کی تحریک میں حصہ لیا اور جیسے ہی ہماراگست کو داراللاسلام پاکستان بنااس کے دروازے گیارہ عبرے ۱۹۵۹ء کو یہ کہہ کر بندکر دیے گئے کہ مسلمان و وہاں رہیں مندو بہاں رہیں نہ ہندو ہندو ہے نہ مسلمان پھر ۱۹۵۹ء میں سرحدیں بھی مسلمانوں کے بندکر دی گئیں۔ فقہ کی کس کتب میں کس فقیہ نے دارالاسلام کے دروازے مسلمانوں پر بندکرنے کا فتو کی دیواز سے مہندوستان کے مسلمانوں پر بددروازے بند ہیں۔

